نمبر ۲۹ | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱۰-۱۶-۲۴ کو دارالامان قادیان سے شایع ہوتا ہے | جلد ۳




## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
بادہ عرفان ما از جام اوست
مصطفیٰ او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ما ز و نو شیم ہر آنچہ ہست
روشند سیراب سیرابی کرہ ست
ما ز دیا ہیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال
از ملائک از خبر ہائی معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما
ہر کہ انکاری کند از اشقیا ست
اند دین دین آمدہ از بادگیر
آن رسولی کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را حجی و یمانی بود
اقتدائی قول او در جان ماست
آنہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء و سابقین
یکقدم دوری ازان روشن کتاب
ہم برین از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش مست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن تہ از خود از جہان جائی بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن محق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است خسران و تباب

## دس شرائط بیعت

**اوّل** - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

**دوم** - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

**سوم** - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد

**چہارم** - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

**پنجم** - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت ... راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا (**ششم**) یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا (**ہفتم**) یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ (**ہشتم**) یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ (**نہم**) یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا (**دہم**) یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ

### وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں)

**نوٹ** - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء تک اس کو ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر کا یہ صفحہ اس کو ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو اسکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے - قادیان سے طلوع ہوا

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی ... چھپ کر شایع ہوا

# حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت



## نمبر ۱۱

### مولویوں کی بابت گالی گلوج

۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء دائمی جہنم خریدنے والے یہ بدبخت برائے نام مسلمان ہیں۔ اُن کی اصلی معبود ڈوم دھاری ہیں۔ نچلی جگت اور بھینسے باز کسبیاں شراب۔ بھنگ چانڈو چرس گانجا۔ امرا کی اس وضع داری کے ہم قائل ہیں۔ پیدا ہونا حرام میں۔ پرورش پانی حرام میں۔ بڑے ہونا حرام میں۔ اور اپنی زندگی بسر کی حرام میں۔ آخر زندگی بسر کی حرام میں۔ امیروں کی حالت فرعونیت کی وجہ سے تباہ ہے۔ سارے ہندوستان میں یہی رونا ہے۔ شاید امرا میں دو ایک ایسے ہیں۔ جنکا باری تعالےٰ کے نیک بندوں میں شمار ہو سکتا ہے۔

۸ نومبر ۱۹۰۰ء

آپ کی حالت بہائم سے زیادہ وحشتناک ہے۔ صورت انسان ہیں۔ لیکن انسانی صفات کا ان میں نام نہیں۔ بدنصیب اور گردن زدنی ہیں

مولنا ڈپٹی نذیر احمد کی بابت۔ ۲۳ فروری ۱۹۰۰ء یاوہ گو دہلا اور گستاخ لکچرار لنگوٹیا یار ڈپٹی صاحب

۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء

ڈپٹی صاحب کا ترجمہ غلط۔ بالکل غلط محض غلط۔ سرتا پا غلط۔

۱۸ ستمبر ۱۹۰۱ء

علاوہ غلیظ ناپاک اور ذلیل الفاظ کے بجنوری ریختی میں ایسا کمال رکھتے ہیں۔ کہ اُن کی زبان سے عورتوں کے محاورہ کے سوا مردونکا شاید کہیں کوئی محاورہ نکلتا ہو۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔

واہ فاضل بجنوری۔ واہ تمہاری ماں نے تمہیں ہی کو جنا ہے۔

۸ جنوری ۱۹۰۳ء

اس سے زیادہ بدنصیبی اور شقاوت ازلی اور کیا ہوگی۔ کہ حضور انور نے بھی (کرزن گزٹ کے ایک خریدار کے جواب میں) ترجمہ کو پسند فرمایا حضور کے ناپسندیدگی۔ نجات ابدی سے کوسوں دور کر دیتی ہے۔

۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء

میری رائے میں وہ عربی کے نام کا کچھ بھی نہیں جانتے۔ صرف اُن کے بڑھاپے اور زبانداز رازی نے بھرا باندھ رکھی ہے۔ دہلی میں جو پُرانے بھانڈ موجود ہیں۔ جب وہ محفل میں نقلیں کرتے ہیں۔ فارسی اور عربی کے اشعار ایسے ایسے برجستہ پڑھتے ہیں۔ کہ کیا ممکن ہے۔ کہ ایک حرف کی بھی غلطی ہو جاوے تو کیا ہم انکو عالی درجہ کا عربی داں اور علم تفسیر و قرآن سے ماہر مان لینگے۔ بجنوری بعض اوقات عربی کے اشعار پڑھتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ الٹا سیدھا مطلب بھی انکا سمجھتے ہوں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اتنی سے بات سے آدمی فاضل اور ادیب نہیں ہو سکتا

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء

بجنوری کی حمایتی جد میں۔ اپنی دین۔ اور دنیا دونوں خراب کر رہے ہیں۔ یہ انکی شامت اعمال ہے جسے بھگتنا چاہئے۔ ہم ایسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے۔ مرغی کی ہنڈیا گئی اور کتے کی ذات پہچانی گئی۔ کی ہندی مثل یاد آتی ہے۔ ان کے جملہ ذلیل اور بیحیانہ ہیں ذلیل ناپاک اور اوچھے اسی خیالات میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔

۱۸ اپریل فرضی ادیب۔

اڈیٹر پیسہ اخبار کی بابت کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۳ء نامراد ازلی مذہبی علوم کا الف بے تے بھی نہیں جانتا۔ اسلئے میں اسے قابل خطاب نہیں سمجھتا۔ اپنی شقاوت قلبی پر اصرار کئے جاتا ہے۔ تیری برابر دنیا میں بدنصیب کوئی نہیں بالکل بے بہرہ ہے۔ کیوں دائمی رو سیاہی مول لیتا ہے۔ اور جہنم کے سچے وارثوں میں نام لکھواتا ہے۔

گزٹ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء ازلی بدنصیب سنگدل شوم بداختر بدباطن سرکش کیوں تاریکی کو چھپاتا ہے۔ یہ خباثت کب تک پوشیدہ رہیگی۔ تو نصرانیت کا مذاق رکھتا ہے۔ تجھ میں ایمان کی بو نہیں۔

گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ پیسہ اخبار کا حمایتی جھوٹا۔ اس کی بکتا دلیشت جھوٹی۔ بدنصیب تیرا فرض ہے۔ کہ تو قوالونکا مقلد بنے۔ ہم بھی آئندہ تجھے قوالونکا مقلد کر کے پکاریں گے۔ ذرا امید ہے کہ تو اس خطاب سے بہت خوش ہوگا۔

گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ محبوب عالم کو ٹیلوں پر لوٹنے لگا اور ذلیل الفاظ میں ہماری تردید کی۔ ہماری کمیٹی کے متعلق زہر اگلا وہ زہر اگلا۔ کہ الہٰی توبہ ہم سے زیادہ بے نفس اور کون ہو سکتا ہے۔ کہ چار سال سے گالیاں کھا رہے ہیں۔ اور خاموش ہیں

بقیہ باقی آئندہ

### فہرست کتب مصنفہ مرزا حیرت جسکے حوالہ ان مضامین میں دئیے گئے ہیں

مسدس حیرت۔ فیصلہ خلافت۔ خلافت شیخین مقدمہ تفسیر الفرقان۔ سوانح عمری حضرت عمرؓ۔ سوانح عمری شیخ سعدیؒ۔ حیات طیبہ یعنے سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہید۔ حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام ابوحنیفہ۔ سیرۃ الرسول۔ سیرت محمدیہ

**عدالت**۔ گرداسپور میں اِن دنوں ایک نالش عیسائی پادری صاحبان پر اغوای اور بازو دعوای کی ہے۔ ملزمان میں چند مشنری لیڈیاں بھی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ واقعات مقدمہ یہ ہیں۔ کہ ایک ہندو عورت بٹالہ مشن ہاسپٹل میں زیر علاج تھی۔ اور وہیں ہسپتال

# کلمات طیبات حضرة امام الزمان علیہ السلام

### ریا کا علاج

ایک بار مولانا عبد الکریم نے حضرة مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سے استفسار کیا۔ کہ آپ نے بھی کبھی ریا کا آنا ممکن ہے۔ فرمایا۔ کہ کبھی چڑیا خانہ گئے ہو۔ مولویصاحب نے کہا۔ ہان۔ فرمایا۔ دیکھو وہان شیر۔ چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہین۔ کیا کبھی کسی کے دل مین یہ خیال آسکتا ہے۔ کہ ان کے سامنے لبی لمبی نمازین پڑھے۔ ایک ریاکار سے ریاکار کے دل مین بھی یہ خیال نہ آویگا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ یہ حیوانات میری جنس سے نہیں ہین۔ اس لیے ریا اس مین نہ آویگی۔ ریا ہمیشہ ہم جنسون مین ہوتی ہے۔ اہل اللہ کس سے ریا کرینا۔ اُن کے سامنے دوسرے لوگون کی وہی مثال ہے۔ جیسے چڑیا خانہ میں جانور۔

### سچے مدعی کی جرأت

کسی نے ذکر کیا۔ کہ منشی الٰہی بخش اور اُن کا ترجمان منشی عبد الحق کہتے ہین کہ الہام وہ ہے۔ جو پورا ہو جائے اور جو نہ ہو وہ شیطانی ہوے۔ اس پر حضرة نے فرمایا۔ کہ مکہ معظمہ مین داخل ہو کر اگر خدا تعالے کی قسم دیجاوے تو مین کہونگا۔ کہ میرے الہام خدا تعالے کیطرف سے ہین۔ لیکن جس نے خیالی طور پر دعوی کیا ہو۔ اُسے ہرگز یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیا ایک کامل یقین رکھنے والا اور ظنی یقین رکھنیوالا برابر ہو سکتے ہین ؛

### حق رفاقت

ایک دفعہ حضرة اقدس نے مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کو فرمایا۔ کہ میری خلق کی پیروی کرو۔ آپ نے عرض کی کہ دعا فرمائیے فرمایا۔ کہ اگر کسی نے ایک بار میرے ساتھہ عہد دوستی باندھا ہو۔ تو مجھے اسقدر اس کی رعایت ہوتی ہے کہ اگر اُس نے شراب پی ہوئی ہو۔ تو بھی بلاخوف لومة لائم اُسے اٹھا لاونگا۔ یعنے جب تک وہ خود نہ ترک کرے۔ ہم اوس سے ترک نہ کرین گے۔ پس اگر کوئی اپنے بھائیون کو ترک کریگا۔ تو وہ گنہگار ہوگا

### ایک حدیث کے معنے

اثنائے گفتگو مین خلیفہ رجب الدین صاحب کو بمقام گورداسپور طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ بخاری مین ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مجھے مومن کی جان لینے مین تردد ہوتا ہے اس کے معنے یہ ہین۔ کہ خدا تعالے مومن کو ایک دفعہ ہی نہیں پکڑ لیتا۔ بلکہ پہلے پکڑتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھہ نرمی کرتا ہے۔ پھر پکڑتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا ہے ......... یہ حالت گویا تردد سے مشابہ ہے۔ سابقہ کتب مین جو الفاظ خدا پچھتایا وغیرہ آئے ہین۔ اس کے یہی معنے ہین۔ ہمارے الہام مین بھی افطر واصوم اسی رنگ کے الفاظ ہین۔

### طاعون کون سے بچیگا

فرمایا۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ جس مومن کے وجود مین خلق اللہ کا نفع ہو۔ اور اُسکی موت شماتت کا باعث ہو۔ وہ کبھی طاعون سے نہ مریگا۔ مین جانتا ہون۔ اور قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا۔ جس کو مین پہچانتا ہون۔ یا وہ مجھے ایسا پہچانتا ہو۔ جو پہچانتے کا حق ہے۔

### دعا

دعا مین جس قدر بیہودگی ہوتی ہے۔ اُسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنے اُسکی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے۔ کہ اُس کا گذارہ ایک دو روپیہ روزانہ مین بخوبی ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالے کے نزدیک اس کا سوال بیہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے۔ کہ ضرورت حقہ اللہ تعالی کے آگے پیش کیجاوے۔ جب کسی کی تو مصیبت کا خط آتا ہے۔ اور اُس مین دعا کی درخواست ہوتی ہے۔ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے۔ لیکن دوسری بیہودہ درخواستون مین اسقدر دل نہیں لگتا ؛

### طاعون اور دعا

عام لوگ جو آج کل دفع طاعون کے لیے دعا مانگتے ہین۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت اللہ تعالے اپنی ذات کو منوانا چاہتا ہے۔ نری دعا سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ عقاید کی اصلاح نہ ہو۔ ایسی دعائیں کیا بت پرست نہیں مانگتے۔ پھر اُن میں اور اِن مین فرق کیا ہوا۔ بلکہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ فاذا سالک عبادی فانی قریب۔ کے یہی معنے ہین۔ کہ اگر سوال ہو۔ کہ خدا کا علم کیونکر ہوا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا بہت قریب ہے۔

اگر کوئی اُسے سچے دل سے بلاتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ دوسرے فرقون کے خدا قریب نہیں ہین بلکہ اسقدر دور ہین۔ کہ ان کا پتہ ہی ندارد

دعا سے اعلی غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اجیب دعوة الداع اذا دعان۔ کے بھی یہی معنے ہین۔ کہ وہ جواب دیتا ہے۔ گونگا نہین ہے۔ دوسرے تمام دلائیں اس کے آگے ہیچ ہین۔ کلام ایک ایسی شئے ہے۔ جو کہ دیدار کے قائم مقام ہے

### امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فدمرناھا تدمیرا

ایک تحصیلدار صاحب نے گورداسپور مین عرض کی۔ کہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ خاص طاعون کے دنون مین فسق بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک گھر مین پے درپے طاعون کی موتین ہوتی رہین۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار بدیوار ایک شخص ایک ہفتہ زناکاری مین مبتلا رہا۔ فرمایا۔ کہ قران شریف سے بھی ایسا ثابت ہے۔ جیسے کہ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فدمرناھا تدمیرا۔ پ ۱۵۔ یعنے جب اس قسم کے عذاب نازل ہوتے ہین۔ تو فاسقون کو ڈھیل دی جاتی ہے کہ وہ جی بھر کر فسق کر لین۔ پھر اُن کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

### مختلف اقوال

خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ کافر وہ ہین۔ جو حیات دنیا پر راضی ہو گئے اور اطمینان پا گئے ہین۔ خدا کیطرف حرکت کی۔ ضرورت کو وہ بالکل محسوس ہی نہیں کرتے۔ فلا نقیم لھم یوم القیامة وزنا۔ پ ۱۶ ع ۳ مین گناہ کا ذکر نہیں ہے اس کا باعث صرف یہ ہے۔ کہ ان لوگون نے دنیا کی خواہشون کو مقدم رکھا ہوا تھا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دنیا کا حظ پا چکے۔ وہان بھی گناہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ دنیا کی لذات جنکو خدا تعالے نے جائز کیا ہے۔ اُنمیں منہمک ہو جانے کا ذکر ہے۔ اس قسم کے لوگون کا مرتبہ عند اللہ کچھہ نہ ہوگا۔ اور نہ اُن کو کوئی عزت کا مقام دیا جائیگا۔

شیرین زندگی اصل مین ایک شیطان ہے۔ جو کہ انسان کو دھوکا دیتی ہے۔ مومن تو خود مصیبت خریدتا ہے۔ ورنہ اگر وہ مداہنہ برتے۔ تو ہر طرح آرام سے رہ سکتا ہے۔ آن حضرة صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس طرح کرتے۔ تو اس قدر جنگیں کیون ہوتین۔ لیکن آپ نے دین کو مقدم رکھا۔ اسلئے سب دشمن ہو گئے

**سوال** ملازمت پیشہ لوگون کو عبادت کا بڑا کم وقت ملتا ہے۔ اور وہ دینی خدمات سے بھی محروم رہتے ہین۔ بعض ایسے ہوتے ہین۔ کہ انکی زندگی آرام مین گذرتی ہے۔ تلخ زندگی کا ان کو موقعہ ہی نہیں آتا تھا

فرمایا۔ کہ وہ بھی ایک تلخی کا حصہ ہے کیونکہ معاش کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے عبادۃ کا ثواب پاتا ہے۔ نیک نیتی سے اگر انسان چلے۔ اور نیت یہ ہو۔ کہ بال بچون کی پرورش اس لئے کرتا ہون۔ کہ وہ خادم دین ہون۔ تو اس پر بھی اُسے ثواب ملتا ہے ؛

**انبیا کے دشمنون** کے دو گروہ ہوتے ہین ایک وہ جو کہ اُن کے مکذب ہوتے ہین۔ دوسرے وہ جو ان کو خدا مانتے ہین۔ اہل اسلام کا عقیدہ جو مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ہے۔ وہ اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ لوگ اُنکے مکذب تو نہیں ہین۔ لیکن اُن کو خدا ضرور مانتے ہین کہ ہر ایک اُسکی صفت مین اُسے شریک کیا ہوا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ بعض وقت نبی کو اجتہاد اور تفہیم الہام مین غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کیمتعلق ہوں۔ تو انکو فوراً متنبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے امور مین ضروری نہیں۔ کہ وہ اطلاع دیئے جاوین۔ پس اس لئے یہ بات ممکن ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کو ان کے دوبارہ آنے کے بارہمین جو الہامات ہوئے۔ خود اونہون نے بھی اُسے حقیقی معنون پر حمل کر لیا ہو۔ کیونکہ اُن کا مخطی ہونا تو ثابت ہے۔ اس لئے انجیلون مین اُن کا یہ فقرہ نقل ہوا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے۔ کہ مین دوبارہ آ جاونگا۔ اس قسم کی اجتہادی غلطی کا امکان ہر ایک نبی سے ہے۔ اب دیکھو۔ کہ مسیح علیہ السلام سے تو ایک اجتہادی غلطی ہوئی۔ لیکن دوسرون کو کسقدر وبال آیا۔ اگر ان مسلمانونکو یہ سمجھ ہوتی۔ تو وہ دوسرے نبیون سے ان کو کیون زیادہ مرتبہ دیتے۔

مسلمانون پر یہ بات لازم نہیں ہے۔ کہ وہ انجیل کے الفاظ پر ضرور اڑین۔ مسیح علیہ السلام کو یہ خاص عزت دین۔ کہ وہ مخطی نہین بیشک تو اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

؛ ؛ ؛

**مسائل نماز** سفر گورداسپور مین نماز کیمتعلق ذیل کے مسائل میری موجودگی مین حل ہوئے

۱۔ ایک مقام پر دو جماعتیں نہ ہونی چاہئین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرۃ اقدس ابھی وضو فرما رہے تھے۔ اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب بوجہ علالت طبع نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اون کا خیال تھا۔ کہ مین معذور ہون۔ الگ پڑھ لون۔ مگر چند ایک احباب اُن کے پیچھے مقتدی بن گئے۔ اور جماعت ہو گئی۔ جب حضرۃ اقدس کو علم ہوا۔ کہ ایک جماعت ہو چکی ہے۔ اور اب دوسری ہونے والی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایک مقام پر دو جماعتین ہرگز نہ ہونی چاہئین

۲۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضور اقدس اپنی کوٹھری مین تھے۔ اور ساتھ کی کوٹھری مین نماز ہونے لگی۔ آدمی تھوڑے تھے۔ ایک ہی کوٹھری مین جماعت ہو سکتی تھی۔ بعض احباب نے خیال کیا۔ کہ شاید حضرۃ اقدس اپنی کوٹھری مین ہی نماز ادا کرین گے۔ کیونکہ امام کی آواز وہان پہنچتی ہے اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئین۔ بلکہ اکٹھی پڑھنی چاہیئے۔ ہم بھی وہان ہی پڑھین گے۔ یہ اُس صورت مین ہونا چاہیئے۔ جبکہ جگہ کی قلت ہو

۳۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب گورداسپور مین مقیم تھے۔ اور احمدی جماعت نزیل قادیان بباعث سفر مین ہونے کی نماز جمع کر کے ادا کرتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مسئلہ پوچھا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ مقیم پوری نماز ادا کرین۔ وہ اس طرح ہوتی رہی۔ کہ جماعت کیساتھ ڈاکٹر صاحب نماز ادا کرتے جماعت دو رکعت ادا کرتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب باقی کی دو رکعت.... بعد از جماعت ادا کر لیتے۔ ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے دیکھکر کہ ڈاکٹر صاحب نے ابھی دو رکعت ادا کرنی ہے فرمایا کہ ٹھیر جاؤ۔ ڈاکٹر صاحب دو رکعت ادا کر لیوین پھر اس کے بعد جماعت دوسری نماز کی ہوئی۔ ایسی حالت جمع مین سنت اور نوافل نہیں ادا کئے جاتے

۴۔ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ آپنے پانی مانگا۔ جب پانی آیا۔ تو اُسے بیٹھ کر آپنے پیا۔ اور بھی کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ پانی وغیرہ آپ ہمیشہ بیٹھکر ہی پیتے ہین ؛

## الہامات وکشوف حضرت مسیح موعودؑ

گذشتہ مہینون مین الہامات وغیرہ کی اشاعت مین البدر اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری سے قاصر رہا ہے جس کا ہمین بذات خود افسوس ہے۔ اسلئے اب وہ الہامات اندنون شایع کر دئے جاتے ہین۔ کہ ریکارڈ مکمل ہو جاوے ؛

۱ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء ۔ معنے دیگر نہ پسندیم ما
۲ ۔ ” ” ۔ سنلقی فی قلوبھم الرعب
۳ ۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء ۔ مولوی محمد علی صاحب کو رویا مین کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔
۴ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء ۔ مین تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاونگا۔
۶ ۔ ” ” ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
۷ ۔ ” ” ۔ انا انزلنا المسیح الموعود
۸ ۔ ” ” ۔ مبارک سو مبارک
۹ ۔ ” ” ۔ آسمانی تائیدین ہمارے ساتھ ہین
۱۰ ۔ ” ” ۔ اجرک قائمۃ وذکرک دائم

## دردسر کے علاج کی ہدایات

دردسر صرف بیماریون کی علامات ہین۔ اور علاج کے مفید ہونے کے لئے جانے مرض تک پہنچنا چاہیئے۔ خاص توجہ خوراک اور طرز رہائش پر کرنی چاہیئے۔ خوراک صحت بخش اور اوسط درجہ کی ہونی چاہیئے۔ بہت زیادہ کھیر اور مٹھائیان کم کھانی چاہئین۔ چائے اور کافی بھی کم پینی چاہیئے۔ یا بالکل نہیں اور حقہ نوشی بھی کم کرنی چاہیئے۔ جہان تک ہو سکے چلنے پھرنے مین کثرت کرنی چاہیئے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ دماغی محنت اور ترددات سے بچین۔ جس مکان مین ہوا خوب آتی جاتی ہو وہان سونا دردسر کے لئے بہت مفید ہے۔ قبض سے بھی بچنا چاہیئے۔ لیکن تیز جلاب بالکل نہ کرین۔ ان سے بجائے کمی کے زیادتی ہوتی ہے۔ جب اعصابی درد ہو۔ تو اُن تمام باتون سے جو اعصاب مین جوش پیدا کرتی ہین۔ باز رہنا واجب ہے۔

**تلافی فرو گذاشت** ۔ محمد شریف خان صاحب پشاور کی قیمت عہ ماہ جون مین وصول ہوئی تھی۔ مگر نقل کرتے وقت نظر انداز ہو گئی۔ اس لئے اب اُسکی رسید درج ہے۔ مینجر۔

## ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی



یکم فروری ۱۹۰۴ء کے پرچے میں مقدمات کے متعلق شور وغل مچایا ہے حالانکہ شیوہ اتقا یہ ہے کہ انکے ختم ہونے تک انتظار کیا جاوے۔ دغا کا مقدمہ خارج ہو یا نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں مطلب تو یہ تھا کہ خطوط و مضمون کرم الدین کے ثابت ہوں سو تم فیصلہ پڑھ کر دیکھلو اسمیں مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ خطوط بھی کرم دین کے ہیں اور سراج الاخبار والا مضمون بھی۔

(۲) آجیسے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے منسوخ ہو کر بند کیا گیا ہے یہ اعتراض کہ کیا مالی لینڈ میں برٹش گورنمنٹ جہاد کر رہی ہے۔ واہ حضرت جہاد کے معنے عام لڑائی کے لئے۔ اچھے مجدد ہو۔ کسی مذہب کے بزرگ کو برا نہیں کہا جاتا بلکہ کمال تلطف سے ان کو عیوب پر مطلع کیا جاتا ہے اور خود انہی کے معتقدات سے جو کچھ لازم آتا ہے کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ مشاء بنمیم۔ مناع للخیر۔ وارد ہے۔

(۳) ہلاکت کی پیشگوئی بغیر اصرار و درخواست نہیں ہوتی اور نہ صرف ایسی پیشگوئیوں پر انحصار دعویٰ ہے۔ اور نہ ایسا کرنا خلاف شان نبوت ہو کیونکہ قرآن کریم میں بھی تبت یدا ابی لہب وتب اسی کا وارد ہے۔ کسی مخالف کے مرنے پر شادیانے نہیں بجائے جاتے ہاں پیشگوئی کے پورا ہونے پر۔

(۵) خاتم الخلفاء میں خلیفہ سے مراد نبی نہیں بلکہ لیستخلفنہم فی الارض والا خلیفہ ہے اور خلیفہ بروزی نبی ہوتا ہے اور آپ کو رسول یا نبی کہنا فنا فی النبوت کے اعتبار سے ہے۔ اور مسیح موعود کے حق میں تو نبی اللہ کا لفظ حدیث صحیح میں آیا ہے

(۶) مسیح ابن مریم۔ خاتم الخلفا اس اعتبار سے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت ان پر ختم ہوئی۔ پس اس تقابل میں سلسلہ محمدیہ کے آخری خلیفہ کو بھی خاتم الخلفا کہا جائیگا جسپر خلافت کی تمام شانوں کا خاتمہ ہے اور جب تشبیہ صرف خاتم الخلفا ہونے میں ہے تو بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دینے کی کیا ضرورت ہے قطع نظر اس سے حضرت مرزا صاحب کا اولاد اسحاق سے ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

(۷) عصابتان احرزہما اللہ من النار۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسےٰ ابن مریم کے ساتھ جس جماعت نے ہونا ہے وہ بھی ہند میں جہاد کرے بلکہ صرف ہند میں دونوں گروہوں کے ہونیکے لحاظ سے انکا ذکر کیا گیا۔ تلوار سے مقابلہ کرنے والا گروہ ہو چکا شاہان اسلام وغیرہ مجاہدین۔ اب دوسرا زمانہ قلمی جہاد کا آیا ہے جو اپنے مخالفین پر فتحیاب ہو چکا ہے اسکے پیشوا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور وہی عیسےٰ ابن مریم ہیں۔

(۸) کیف تہلک امتہ انا اولہا المہدی وسطہا والمسیح آخرہا۔ یہ حدیث ہمارے دعوے کے خلاف نہیں یہ وسطی زمانہ کا مہدی ہو چکا اور آخری زمانہ کا مسیح بھی آچکا جسپر حدیث لا المہدی الا عیسےٰ صاف آتی ہے۔ کوئی معارضہ نہیں بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں صرف مسیح موعود اور اسکی جماعت ہی ہادی اور ہدایت یافتہ ہوگی۔ رسول اکرم صلعم نے مختلف مہدیوں کی پیشگوئی فرمائی ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں پوری ہو چکی تعجب ہے کہ آپ مسلمان ہو کر اس سے انکار کرتے ہیں اور نبی کریم کی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر مصر ہیں۔

(۹) لکھتے ہیں ملا عبد اللطیف کو قتل کروا دیا اسکا ساتھ نہ دیا رسول کریم کے جتنے اصحاب شہید ہوئے انکے بچانے کا الزام نبی کریم پر ہے تف ہے ایسی سمجھ پر۔ اس قسم کی شہادت پر ہزار ہا زندگیاں قربان ہیں۔ پھر لکھا ہے "اب اسکی روح جہنم کی سیر کر رہی ہے" اسکا ثبوت؟ آپ وہاں گئے؟ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کو ایسا کہنا حد درجہ کی بیباکی اور غضب الٰہی کا مورد ہونا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ہیضہ واقعہ شہادت سے پہلے پھیلا ہوا تھا۔ سب اخبارات گواہ ہیں کہ یہ وبا نہایت زور سے بعد شہادت صاحبزادہ عبد اللطیف پھیلی۔ صومالی لینڈ میں اگر انگریزوں کی جنگ ایک خونریزی [illegible] ہو جہاد نہیں کہہ سکتے۔ حضور اقدس نے کیطرف سے کونسا دعویٰ ہوا جو آپ مرزائی مقدمات کو علمائے اسلام پر جہاد کرنے کے جواز کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں۔ کہاں لکھا ہے کہ جو لوگ مجھپر ایمان نہیں لاتے واجب القتل ہیں " کچھ سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔ غالباً صاحب ضمیمہ کا خیال ہے کہ لوگ میرے بکتے ہوئے کو کون پڑتال کرتا ہے۔ میں جو کچھ ہوں الم غلم لکھکر صفحوں کا حساب پورا کر دیتا ہوں ۔

طاعون کا آنا۔ اونٹنیوں کا بیکار ہونا۔ یضع الحرب کا اعلان یہ سب مسیح موعود کے زمانے کی نشانیاں ہیں اور مسیح موعود وہی ہوگا جسنے اس زمانے میں دعویٰ کیا۔ اور یہ سب نشان جسکے عہد میں مجموعی حالت میں ظاہر ہوئے۔ اذا العشار عطلت پر آپکا اعتراض کہ جس ملک میں اونٹنیاں نہیں وہاں کے آپ مسیح موعود نہیں۔ غلط ہے۔ کیونکہ اول یہ بتانا چاہئے۔ اذا ظرف زمان ہے یا مکان۔ دوسرا یہ ایک نشان ہے خواہ کسی جگہ ظاہر ہو۔

(۱۰) حضور انور کے اشعار پر اعتراضات کرنیسے کیا حاصل ہے سوائے اپنی پردہ دری کے۔ چمکار کے لفظ پر آپ کا اعتراض ہے۔ اگر یہ پنجابی ہے تو کیا ہوا۔ اردو تو پہلے ہی بھیک کے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی اسمیں۔ سنسکرت اس میں۔ ہندی اسمیں۔ فارسی اسمیں تو اگر پنجابی کا ایک آدھ لفظ اور وہ بھی ایسا جسے بعض اہل زبان نے استعمال کیا ہے آگیا تو کونسا زہر مل گیا۔ اور کیا غضب ہو گیا۔

(ب) جب علیہ الرحمتہ۔ السلام علیک ایہا النبی و رحمتہ اللہ آچکا ہے تو کیا وجہ ہے دب اس حمد علے الذین یلعنون علیے پر اعتراض کرنے کی کہ اس جگہ الذین نہیں فرمایا۔ کیا علیٰ کا لانا خلاف محاورہ ہے۔ حضرت ایلعنون علیے کے تقابل کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ (ج) غیوری خدا غلط نہیں۔ ضرورت شعری کیلئے یوں بھی مشدد کو مخفف مخفف کو مشدد کر لیتے ہیں

آں قبلہ رو نمود بگیتی چہار دہم
بعد از ہزار و سہ رُبت انگند در حرم

اس شعر میں چہار دہم کی د نہیں کٹتی۔ آپ چہر دہم پڑھ لیجئے۔ اہل زبان ایسا بولتے ہیں۔ اور در حرم بت انگندن معجزہ نبی کریم ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ حرم میں بت رکھے گئے۔ بلکہ توڑے گئے۔

(۱۱) اتبعو سواد الاعظم میں اعظم سے مراد اگر اعظم خشیۃ عند اللہ ہے تو اور بھی ہمارے مقصد کے موافق ہے اور قلیل من عبادی الشکور کے پیش کرنیکی یہ وجہ ہے کہ اعظم میں جو کثرت لیتے ہیں اسکا جواب ہو۔ اور جماعت احمدی اسلئے سواد اعظم کی مصداق ہے کہ اس سے مراد خلفائے راشدین مہدیین اور انکی جماعت ہے اور وہی متبع کتاب و سنت ہے کیونکہ انکے پاس اپنے اتباع کامل کا ثبوت موجود ہے

(۱۲) ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ تصویر پر اعتراض کرنے والے بزرگ اپنے گھر کے آئینے توڑ کر اور اپنی آنکھوں کی پتلیاں نکال کر اپنی ملکیت کے روپیہ پیسے باہر پھینک کر اعتراض کریں۔ مگر انکا کام حق جوئی سے تو نہیں صرف جہلا میں جوش پھیلانے سے ہے۔

(۱۳) قرآن سے مسیح موعود کا ثبوت ہم مفصل دے چکے ہیں پس یہ کہنا انکی بیشرمی ہے کہ قرآن سے مسیحیت کا ثبوت نہیں دیتے۔ (احمدی گجراتی)

باقی آئندہ

# مرزا حیرت کی پردہ دری

سچ فرمایا ہے مولانا روم نے۔ ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکاں کند

اگر مرزا حیرت حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف قلم نہ اٹھاتے۔ تو ہم انکے حالات سے کس طرح واقف ہوتے۔ ہمارے احمدی بھائی انکی خوب خبر لے رہے ہیں۔ سبحان اللہ آج تک حیرت صاحب نے کوئی ایسا الزام نہیں دیا۔ جس کے آخرکار وہ خود مورد نہ ہوے ہوں۔ مرزا حیرت کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ کیلئے قلم کو روک لینا چاہیئے ورنہ ہمیں اسکا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔ مرزا حیرت کا وطیرہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ کی نسبت کبھی کوئی رائے دیتے ہیں کبھی کوئی۔ اور اسیطرح اپنی غیر مستقل پالیسی سے اپنے پر اعتراض کا موقعہ نہیں آنے دیتے۔ مگر ہمارے احمدی بھائی نے انکی خوب قلعی کھولی ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر بخشنے۔ امید ہے۔ وہ ان کے "خواب" والے مضمون کیطرف بھی توجہ کرینگے۔ جس میں مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ کہ حوالات سے بھاگ نکلے اور پھر راستہ میں خدا جانے کہاں فوت ہو گئے وہی مرزا حیرت قرآن مجید میں اس کا جھوٹے نکلکر آسمان کیطرف جانا لکھتے ہیں۔ ایک طرف سیرۃ الرسول میں رقمطراز ہیں۔ کوئی مسلمان فیض روح القدس سے خالی نہیں۔ اور خدا سب سے ہمکلام ہوتا ہے۔ دوسری طرف الہام حضرت مسیح موعود سے انکاری ہے۔ ہم مرزا حیرت سے ملتمس ہیں۔ اگر اسے کچھ علمیت کا دعوایٰ ہے۔ تو وہ عالمانہ بحث وفات مسیح وغیرہ کا متنازعہ فیہ مسائل میں شروع کرے۔ ادہر ادہر کی باتوں میں کیوں وقت ٹالتا ہے۔ ایک طرف احادیث کو تسلیم کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کہتا ہے۔ ......... کہ مسیح مرگیا تو ہمیں کیا۔ اگر زندہ ہے تو کیا! اجی ہمیں کیوں کچھ نہیں۔ ہمارے تو ایمان کا دارومدار اسی پر ہے۔ کیونکہ رسول کریم ..... صلعم نے آخر زمانے میں مسیح کے آنیکی پیش گوئی فرمائی ہے

(راقم ایک منصف مزاج)

**تذکرۃ الشہادتین**۔ بزبان پنجابی نظم ہوکر کارخانہ میں پہنچ گیا ہے۔ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ احمدی شعرا سے التماس ہے کہ اب اسے اردو زبان میں نظم فرمادیں۔ اور اس کے متعلق کارخانہ سے خط وکتابت کریں

محمد افضل

---

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار کا یہ قصیدہ اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرماکر مشکور فرمادیں۔ تاکہ مجھے اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مدح کرنے میں جرأت حاصل ہوجاوے میں ہوں آپ کا خادم محمد یوسف احمدی فورتھ ہائی کلاس اسلامیہ سکول پشاور شہر

## قصیدہ خطاب بہ اہل ہند

ای اہل ملک ہند حذر از خدا کنید
از سر خودی وسرکشی وکین جدا کنید

آئید واتفاق کنید با امام عصر
الصلح خیر۔ ترک عداوت شما کنید

تکذیب ایں امام نباشد مگر خراب
کار خراب خوب نباشد حیا کنید

مکذیر اشتیاق بتہ بین این مسیح
خوف از خدا او شافع روز جزا کنید

دارد ہر انکہ کلمۂ توحید بر زبان
تکفیر او چگونہ زجور وجفا کنید

آنرا کہ اقتدا است زدل بر اصول دین
تکفیر بشوی از فروع مسایل چرا کنید

تکفیر اہل قبلہ وعشاق مصطفےٰ
ویل لکم۔ چہ گونہ بہ حیلہ روا کنید

آنرا کہ ہست اشاعت فرقان غرض شان
باید کہ بر اعانت او اقتدا کنید

جانش گداخت از غم ایمانشان اگر
باشد عجب کہ نسبت کافر روا کنید

بر خادمان دین محمد چنیں ستم
شرم از خدای خلق وتشنیع الورای کنید

لعنت برو ہر انکہ کند لعنتی شود
از لعنت اجتناب بصبح ومسا کنید

ای حاسدان بمومن صالحہ خطاب کفر
باشد روا کہ حق اخوت ادا کنید

آمد غلام احمد والا امام دین
قتل او کنید۔ وتعصب رہا کنید

نازل بہ شرق ملک عرب شد بہ قادیان
حسب حدیث مصطفےٰ مرحبا کنید

ایں نائب خدا بود وثانئے مسیح
کش زندہ تا ہنوز گمان بر سما کنید

در انتظار عیسےٰ چرخ بریں مباش
کو شد وفات ہیں بہ زمین اگر فاتحہ کنید

در شہر کاشمیر نمایند قبر او ......
تاریخ شاہد ست اگر تصفیا کنید

ہم ثابت از قرآں وحدیث صحیح شد
کو در بہشت رفتہ چو گو ...... با کنید

ہست ایں خیال خام کہ عیسےٰ است بر فلک
کے جسم عنصری رود آنجا حیا کنید

عیسے بر آسمان بود ومصطفےٰ بہ خاک
باید بریں عقیدۂ باطل بکا کنید

آئید در جماعت عیسائے احمدی
ہم اتباع۔ مہدی موعود را کنید

منکر ز المسیح نگردد مگر شقی
دوری ز راہ ورسم بد اشقیا کنید

ای آنکہ سوئی او نمودید عزم بد
توبہ کنید وبہر معافی صدا کنید

بنگر چہ گونہ آتھم بیدین ہلاک شد
یک دشمن عظیم فنا شد تما کنید

آں لیکھرام قتل شد وقاتلش گریخت
لازم بود۔ کہ تعزیت آریا کنید

طاعون ملک ہند وکسوف وخسوف را
یابید خود مصدق۔ اگر چشم وا کنید

آیات حق ظہور نمود از آسمان
الحق زمین بگفت چرا اختفا کنید

ہر کرشمہ کہ کوشش ...... ہمین ...... نمود
تو ہمچنان خود ...... اگر اقتفا کنید

...... از خدا ...... آن امام دین ......
ناصر شوید در نصرت دین خدا کنید

ایں است مجدد دیگر بہ تجدید دیں رسید
تجدید ادکنید واعانت شما کنید

خواہد رسید فتح وظفر از خدای پاک
نادم ...... شود قبول اگر میرزا کنید

بعد از ہزار چار صد آمد بدین ما
خیزید بہر نصرت او جان فدا کنید

پنجروزہ زندگی است بآخر فنا است
جان را بکار دیں ز اول فنا کنید

آئید دگر وحضرت عیسائی ما شوید
تبلیغ حق کنید وبہر سو ندا کنید

بس ختم شد قصیدۂ محزون احمدی
من می دہم قسم کہ بحقش دعا کنید

راقم آثم محمد یوسف احمدی متخلص بہ محزون

## مسٹر محبوب عالم کا کیا مذہب قرار دیا جاوے

یہ بات آجکل اہل اسلام کی توجہ کے قابل ہے - کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جنکا نام محبوب عالم ہے - اُنکا اصل مذہب ان دنوں کیا قرار دیا جاوے - کیونکہ اوّل تو اُن کے اخبار و رسایل وغیرہ اسی قسم کے ہیں - کہ ان میں مذہب و ملت کے رؤسا و عظام کو خوش کرنیکی کوشش کی جاتی ہے - بہ حیثیت مذہب کے انکو اس امر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - کہ فلاں مضمون کا اندراج اُن کے اپنے مذہب کے لحاظ سے غیرت دینے پر مبنی ہے کہ نہیں - چنانچہ اسی مذہب اور اخلاق سے گرے ہوئے اصول پر انہوں نے ناول محبوبہ قریش روزانہ اخبار میں شائع کرنا شروع کیا - اُس کی اشاعت کے تذکرہ کے وقت جب ہم نے یہ پڑھا کہ یہ ایک عیسائی پرچہ الہلال سے ترجمہ ہوگا - تو ہمارا ماتھا اُسی وقت ٹھنکا تھا کہ خدا خیر کرے - ایک متعصب عیسائی پرچہ پھر اس میں خاندان رسالت کا تذکرہ ایک ناول کے پیرایہ میں ہونا کبھی ممکن نہیں کہ مذہبی تعصب کا رنگ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو - مگر خدا معلوم کہ اس شرک سے بھرے ہوئے عقیدہ تثلیث اور اہل نصاریٰ کی مجلس میں کیا نشہ [illegible] ہے کہ جب کوئی شخص کچھ عرصہ اسے اختیار کرلے اور اُن میں رہ آوے تو وہ بالکل ہوش میں آتا ہی نہیں - بہرحال مسٹر محبوب عالم کو ہمنے معذور سمجھ کر کسی قسم کا ریمارک مناسب نہ جانا تھا - ایک عیسائی ناول کی علت غائی جسمیں خاندان نبوت کا تذکرہ ہو - اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے - کہ وہ اپنے اعتقاد کے رو سے خدا کے مقدس لوگوں کی توہین کرے - اور مسٹر محبوب عالم کا یہ فرض تھا - کہ ناول کی اشاعت سے پیشتر ہی - وہ اس امر کو مدنظر رکھ لیتے - کہ بزرگان ملت کی توہین تو اس میں نہیں ہے - لیکن چونکہ وہ اہل نصاریٰ سے کچھ عرصہ تعلق رکھنے کی وجہ سے اس قسم کی باتوں کے عادی ہیں - اور اُسکا بدیہی ثبوت یہ ہے - کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام پر ہمیشہ ناحق نیش زنی کرتے رہتے ہیں - اور انکو یہ خیال نہیں آتا - کہ ایک کثیر گروہ اسلام کی میں ناحق دل آزاری کرتا ہوں - تو یہ کون سی بڑی بات تھی - کہ وہ مجوبہ قریش کی اشاعت کے وقت بھی اس غیرت مذہبی کو نظر انداز کردیتے - جو کہ نصاریٰ کی حقیقت اُن کے نزدیک اوسی حد تک ہے

کے بالمقابل بہ حیثیت ایک مسلمان کے اُن میں ہونی ضروری تھی - اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے انہوں نے اُسکے انجام پر غور کرنی ضروری نہ سمجھی دیرینہ تعلقات کا پاس کرکے جھٹ ناول کی اشاعت شروع کردی - لیکن جب انکو علم ہوا - کہ اس سے ایک بڑا حصہ خریداروں کا اخبار کی طرف سے دل برداشتہ ہوجاویگا - اس لئے اپنے محبوب و مطلوب پیسہ میں - نقصان آتا دیکھکر محبوب عالم صاحب کو محبوبہ قریش کی اشاعت بند کرنی پڑی - لیکن کچھ عرصہ بعد پھر انکو افسوس ہوا - کہ یہ بھی ایک سونیکی چڑیا تھی جو ہاتھ سے گئی - کیونکہ اگر یہ ناول شائع ہو جاتا - تو پیسہ اخبار کے کئی ہزار خریداروں میں سے کم از کم ایک دو معزز خریدار بھی جنکا مذہب اسلام نہیں - خرید لیتے - اور ایک معقول رقم آجاتی - اگر اس سے دل آزاری تھی - تو اہل اسلام کی نہ کہ اہل نصاریٰ و ہنود وغیرہ کی - اور اتفاقاً ایک مراسلت بھی اس تائید میں آگئی - کہ اخبار میں نہیں تو اس ناول کی اشاعت بذریعہ کتاب ہی کردی جاوے پھر کیا تھا منہ مانگی مراد ملگئی - اور جھٹ اوسکی تیاری کا انتظام ہوا - اور مسٹر محبوب عالم کو یہ خیال نہ آیا - کہ جب میں خود تسلیم کرتا ہوں - کہ اس قصہ میں دو فرقوں کی اختلافی باتیں درج ہیں - اور اسی لئے اُسکی اشاعت کو میں بند کرتا ہوں - تو کیا کتابی صورت میں طبع کرنیسے اب یہ نقص رفع ہوجائیگا ذرا ایڈیٹر صاحب اسکا جواب دیں کہ وہ اپنی اس حرکت سے کیوں اپنی قوم کے دل کو دکھانا چاہتے ہیں - وہ کس قسم کے مسلمان ہیں - جو عمداً اس بات کو روا رکھتے ہیں - کہ ایسے ناول کی جس میں اہل اسلام کے ایک مقدس امام حضرۃ امام حسن علیہ السلام کی اہانت کی گئی ہے - اشاعت کی جاوے - ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے - کہ انہوں نے اپنے قول و فعل سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا تھا - کہ وہ دیگر پیشوایان دین - غیر از اسلام سے بڑھ کر کوئی عظمت آنحضرت صلعم کو دینا نہیں چاہتے مگر خدا معلوم کہ اخبار کی اشاعت پر کیا برا اثر پڑتا دیکھکر دبے اور مجمل الفاظوں میں بہت سی لے دے کے بعد انکو رجوع کرنا پڑا - اور اب یہ دوسرا موقع ہے - کہ وہ اپنے عمل سے اپنے اس عقیدہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں - کہ پیشوایان دین کی

جس حد تک اہل نصاریٰ تسلیم کرتے ہیں + ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا - اگر اہل اسلام کے قومی اخبار اور رسالوں کے ایڈیٹر ایک مجلس یا یا استفسار کے ذریعہ فتوا ے کے رنگ میں یہ امر قرار دیں کہ

## مسٹر محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کا اصل مذہب کیا ھے

اگر اسلام کے موجودہ متفرق فرقوں کے علماے دین مسٹر محبوب عالم کی ان باریک چالوں پہ نظر ڈال کر ان کا مذہب قرار دینا چاہینگے - تو امید ہے - کہ انکے مختلف مذاہب قرار دے جا کر آخر نتیجہ یہ نکلیگا - کہ دراصل ان کا کوئی خاص مذہب نہیں ہے - کیونکہ شیعوں کو اختیار ہے - کہ بدیں خیال کہ وہ امام حسن کی توہین روا رکھتے ہیں - ان کا ایک خاص مذہب قرار دیں - اہل سنت والجماعت بدیں خیال کہ وہ آنحضرت صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ صلواۃ کہنا یا لکھنا ضروری خیال نہیں کرتے - ان کو ایک الگ عقیدہ والا سمجھیں - وغیرہ وغیرہ - بہرحال مسٹر محبوب عالم نے محبوب عالم بننے کی جو پالیسی اختیار کی ہے - ہمارے نزدیک دراصل وہ بہت ہی ناپسند اور مضر ہے - بہتر ہے کہ آپ اس خیال سے باز آکر وہ محبوب الٰہی بننے کی کوشش کریں - کیونکہ جب وہ محبوب الٰہی ہوجائینگے - تو محبوب عالم اپنے حقیقی معنوں میں خود قرار دیئے جاوینگے

## ایک شادی کا اشتہار

ایک جوان صالح خوشرو خوشخو شخص ہے - اور دنیاوی حیثیت سے بھی اسکی حالت بہت اچھی ہے کسی کا قرض نہیں دینا - رزق کی طرف سے خدا کا بڑا افضل ہے - ایک احمدی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے - کیونکہ اسکی پہلی بیوی عرصہ چار سال سے فوت ہوچکی ہے - اگر کوئی بھائی جٹ یہ تعلق پیدا کرنا چاہے - تو خط وکتابت کرے - مزید تحقیق کیلیے دفتر البدر سے خط وکتابت کرو فقط -

## خبرین

۲۶ جولائی کو جاپانیون نے پورٹ آرتھر پر آخری دھاوا کیا۔ سخت گولہ باری ہو رہی تھی۔ آخر کار روسیون نے جواب دینا بند کر دیا۔ نتیجہ کا سخت انتظار ہے

لالہ تلسی رام آریہ سٹیشن ماسٹر فرید کوٹ کی نسبت اخبارون میں یہ خبر پڑھی گئی ہے۔ کہ کسی جینی مذہب کے ہندو نے ان کو قتل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے۔ کہ تلسی رام ہر روز آریہ سماج کی تائید مین لیکچر دیتے تھے۔ اور فحش اور درشت کلامی سے لوگون کی دل آزاری کرتے تھے۔ گویا لیکھرام کے جانشین تھے۔

روزانہ اخبار عام راوی ہے۔ کہ امرتسر کی عدالت مین ایک عجیب مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا دائر کیا گیا ہے۔ سٹینٹ مسٹر الین ہوئے صاحب کالا بکل و کمرشل سکول کے ٹیچر ہیں۔ ان کی میم صاحبہ کی حیثیت عرفی کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ نو۔ دس عیسائی ملزم ہین جس حال مین کہ یسوع سب کے گناہ اٹھا کر ملعون ہو چکا ہے۔ تو سمجھ نہیں معلوم کہ کیا عیسائی کسی خطا کی وجہ سے کیون ملزم گردانے جا سکتے ہیں۔

مہم تبت اگرچہ کامیابی حاصل کرتی جاتی ہے۔ لیکن لاسہ کے قریب اسے سخت تکالیف کا سامنا پیش آیا۔ ایک ندی جس کا نام سانپو ہے۔ بڑے زور سے بہتی ہے۔ اس میں میجر برٹھمن اور تین سپاہی ڈوب گئے ؛

گذشتہ ۲۴ سال مین بارہ لاکھ یہودی روس سے جلاوطن ہوئے۔ اور اکثر ان مین سے امریکہ مین جا آباد ہوئے ؛

قاضی فتح حسین صاحب احمدی کوئٹہ سارجنٹ دوم سے سارجنٹ اول ہو گئے۔ اس ترقی پر ہم انکو مبارکباد دیتے ہین ؛

ٹیکا طاعون کی نسبت لاہور مین تجویز ہوئی تھی۔ کہ اسے حفظ ماتقدم کیطور پر پھر لگایا جاوے۔ لیکن عام طور پر لوگون نے اور نیز تعلیم یافتہ پارٹی نے اس سے اعراض کیا۔ ملکووال مین جو حادثہ ٹیکا طاعون کا ہوا۔ وہ دراصل لوگون کو نہیں بھولتا۔ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آجتک اسکی رپورٹ کا اخفا کیون کیا گیا یہ وہی ٹیکا طاعون ہے۔ جس کے مقابلہ مین ایک ٹیکا آسمانی اللہ تعالٰے نے تجویز کیا تھا۔ اور وہ جو کہ صرف کشتی نوح مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ آسمانی ٹیکا دل کو لگایا جاتا ہے ؛

پورٹ آرتھر کے فتح ہونے کی خبر ابھی تک اخبارات مین نظر نہیں آئی۔

برٹش گورنمنٹ اور روس کے درمیان یہ معاملہ ابھی فیصلہ طلب ہے۔ کہ آیا روس برٹش جہازونکی تلاشی سے باز رہتا ہے۔ کہ نہیں۔ اس کی بھی گورنمنٹون کو انتظار ہے۔

اہل اسلام کے قومی اخبارون مین آج کل اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اہل اسلام کے قانون وراثت مین ترمیم کیضرورت ہے۔ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ کہ جس سے اہل اسلام کی بڑی بڑی جائدادین اپنی حالت پر قایم رہ سکین۔ ان لوگون کا قول ہے۔ کہ موجودہ قانون (قرآن شریف اور شرعیت اسلام) آج کل کے زمانہ کے حسب حال نہیں۔ جو عرب مین اہل اسلام کی حالت تھی۔ وہ ہند مین نہیں اسوقت مسلمانون کے مقبوضات محدود اور انکی جائداد مختصر

گویا یہ لوگ اس وقت خود نبوت اور رسالت کے مدعی ہین۔ اور کتاب الله مین دخل دیکر اسے محرف اور مبدل کرنا چاہتے ہین۔ ان خیالات سے آج کل کے اہل اسلام کی حالت ایمانی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراصل اس خدا اور اس رسول کے منکر ہین۔ جیسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ قرآن انکے نزدیک ناکمل کتاب ہے۔ اور اس لیے قرآن کے خدا کا علم بھی محدود تسلیم کرتے ہین۔ جس نے ایسی کتاب نازل کی۔ جو کہ نوع انسان کی ضرورتون کے لیے کافی نہیں ہے۔ ان شاء الله اس کے اوپر ایک مفصل آرٹیکل البدر کے کالمون مین نکلے گا ؛

اہل جرمن جو کہ روسیون کا دم بھرتے تھے۔ جاپانیون کے میدان جنگ کی ترقی سے متحیر ہین۔

طاعون کی ترقی پھر شروع ہو گئی ہے۔ لاہور مین پھر ایک دن مین دو کیس ہوئے۔ بمبئی۔ میسور۔ مدراس۔ حیدر آباد۔ بنگال وغیرہ مین بھی ترقی شروع ہو گئی ؛

---

چشمہ مسیح کتاب دفتر البدر سے ایک ۱ر قیمت علاوہ محصولڈاک پر ملسکتی ہے ؛

---

جنگ روم و یونان کے بعد جزیرہ کریٹ جو کہ اول سلطان روم کے زیر حکومت تھا۔ ایک یونانی شہزادہ جارج کے زیر حکومت رکھا گیا تھا۔ بعد ہ دول یورپ کی متعصبانہ حمایت سے خود مختار گورنر یہان کا مقرر ہوا۔ مگر اب بھی اسقدر ظالم ثابت ہوا ہے۔ کہ اسکی اپنی عیسائی رعایا کا دم اس کے جور و ستم سے ناک مین آیا ہوا ہے۔ ان کفرتم ان عذابی لشدید

البدر کے نمبر مئی ۱۹۰۴ء سے ناظرین کیخدمت مین اصل تاریخ سے بہت دیر بعد پہنچتے رہے ہین۔ اسلئے انمین بہت سے واقعات اور تقریرین درج ہوئی ہین۔ جو کہ تاریخ روانگی تک ہمیں مل سکین۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم ذیل مین تاریخ اشاعت اور تاریخ روانگی چند اخبارون کی درج کر دیتے ہین۔ اور یاد رہے کہ ان سے پہلے بھی اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے۔

نمبر ۱۶-۱۷ بجائے ۲۴ اپریل و یکم مئی کے ۱۰ مئی کو شائع ہوا
نمبر ۱۸-۱۹ " ۸ مئی و ۱۶ مئی " ۲۳ مئی
نمبر ۲۰-۲۱ " ۲۴ مئی و یکم جون " ۲۳ جون " "
نمبر ۲۲-۲۳ " ۸ و ۱۶ جون " ۴ جولائی " "
نمبر ۲۴-۲۵-۲۶ بجائے ۲۴ جون و ۱-۸ جولائی " ۲۵ جولائی " "
نمبر ۲۷-۲۸ " ۱۶-۲۴ جولائی " ۹ اگست " "

## لوکل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام خاندان رسالت بحمد الله خیریت سے ہین ؛

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۴ء کو یکایک علیل ہو گئی تھی۔# باقی اصحاب کبار بہ فضل خدا خیریت سے ہین۔

۷ اگست کی شب کو عمدہ بارش قادیان مین ہو گئی۔ اس کے بعد بھی گاہے گاہے عمدہ ترشح ہو گیا ہے۔ جس سے قحط کا اندیشہ رفع ہو چلا ہے۔

۹ اگست کو انسپکٹر صاحب مدارس نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا دوبارہ معائنہ کیا۔ اور اس کے رنگنائزڈ ہونے کے لئے بہت عمدہ اور انسب ریمارک رائے بکبر پر دیا۔ مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے حسن انتظام کی خصوصیت سے تعریف کی

## مبارک لوگ

جو دوران مقدمہ مین حضرت مسیح موعود کی معیت کا فخر حاصل کرتے ہین۔ جو موقعہ زیارۃ اور مجلس کا وہان حاصل ہوتا ہے وہ انکو قادیان مین نہین حاصل ہو سکتا ؛

اور بہت ہی مبارک ہین۔ وہ جو کہ اسوقت مالی امداد کا ایک حصہ دیتے ہین۔ اور اپنی ضرورتون کو پس انداز کر کے دین اور اسکے حامل کی عزت کو برقرار رکھنے کیلئے درہم و دینار سے پیار نہیں کرتے ہیں ؛

# دوسرے دن آپ بہ فضل خدا تندرست ہو گئے۔